

۱۱ ربیع الاوّل ۱۴۴۷ھ / 05 ستمبر 2025ء

خصائصِ مصطفیٰ کریم

صلّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہٖ وبارک وسلّم

(دوسرا حصہ)

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com یا QRcode سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلس علماء نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلس علماء نظامیہ پاکستان Follow our Account
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
YouTube Jamia Nizamia Rizvia Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکۡتُمُوۡنَہٗ فَنَبَذُوۡہُ وَرَآءَ ظُہُوۡرِہِمۡ وَاشۡتَرَوۡا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا یَشۡتَرُوۡنَ ۔[اٰلِ عمرٰن 03:187]

ربِّ ذوالجلال نے اپنے حبیبِ کریم ﷺ کو بے پناہ حُسن و جمال، بے شمار اوصافِ حمیدہ اور بے حساب خصائصِ کریمہ سے نوازا ہے، آپ ﷺ کا رخانۂ قدرت کا ایسا حسین شاہکار ہیں کہ قدرت نے ایسا کوئی اور بنایا ہی نہیں ہے۔ امامِ اہلِ سنت نے خوب کہا:

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا! ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم!

تِرا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں، تِرا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سَرورِ ہر دو جہاں ہے شہا! تِرا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم!

باری تعالیٰ خود بھی اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کی عزت افزائی فرماتے ہوئے آپ کے اوصاف و خصائص کا تذکرہ فرماتا ہے اور اُسے یہ بات بھی پسند ہے کہ اُس کے بندے اپنے آقا اور اُس کے حبیب ﷺ کے اوصاف و خصائص کا چرچا کریں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکۡتُمُوۡنَہٗ فَنَبَذُوۡہُ وَرَآءَ ظُہُوۡرِہِمۡ وَاشۡتَرَوۡا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ... "اور یاد کرو! جب اللہ نے اہلِ کتاب سے پختہ وعدہ لیا کہ تم ضرور اُسے (نبیِ آخر الزمان ﷺ کے اوصاف اور نُبوّت کے دلائل کو) لوگوں کے سامنے بیان کرنا اور اُسے چھپانا نہیں تو اُنھوں نے اِس وعدے کو پسِ پُشت ڈال دیا اور اِس کے بدلے تھوڑا سا مال حاصل کر لیا۔"[1] [اٰلِ عمرٰن 03:187]

1500 سالہ جشنِ ولادتِ خاتم النبیین ﷺ کی مناسبت سے ربِّ کریم کی مشیت و ارشاد پر عمل کرتے ہوئے گزشتہ خطبۂ جمعہ میں نبیِ کریم ﷺ کے چند خصائصِ کریمہ کا تذکرہ ہوا تھا۔ محبتِ رسولِ کریم ﷺ کی تمنّا لیے اِس سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے آج مزید چند خصائصِ عالیہ کا تذکرہ کیا جائے گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] ترجمہ و تشریح مأخوذ از خزائن العرفان و تبیان القرآن

امام الہُدیٰ فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی علیہ الرحمہ (متوفی: 373ھ) نے اپنی تفسیر بحر العلوم میں اِسی آیت کے تحت لکھا: {وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ} یَعۡنِیۡ: أَخَذَ عَلَیۡہِمُ الۡمِیۡثَاقَ حِیۡنَ أَخَذَ ذُرِّیَّۃَ آدَمَ مِنۡ ظُہُوۡرِہِمۡ۔ وَیُقَالُ: أَخَذَ عَلَیۡہِمُ الۡمِیۡثَاقَ بِالۡوَحۡیِ فِیۡ کُتُبِ الۡأَنۡبِیَاءِ {لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ} یَعۡنِیۡ: نَعۡتَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَصِفَتَہٗ {وَلَا تَکۡتُمُوۡنَہٗ} عَنۡہُمۡ ... {فَنَبَذُوۡہُ وَرَآءَ ظُہُوۡرِہِمۡ} یَعۡنِیۡ أَنَّہُمۡ تَرَکُوا الۡمِیۡثَاقَ وَلَمۡ یَعۡمَلُوۡا بِہٖ {وَاشۡتَرَوۡا بِہٖ} أَیۡ بِکِتۡمَانِ نَعۡتِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَصِفَتِہٖ {ثَمَنًا قَلِیۡلًا} أَیۡ عَرَضًا یَسِیۡرًا مِنۡ مَتَاعِ الدُّنۡیَا۔

خاصہ مصطفیٰ ﷺ... فتحِ بابِ نُبوّت و ختمِ دَورِ رسالت

ربِّ ذوالجلال جلّ مجدہٗ نے تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسۡلِیۡمَات کو نرالی شانوں سے نوازا، مگر یہ اعزاز فقط ماہِ مدینہ ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ فاتحِ بابِ نُبوّت بھی ہیں اور خاتَمِ دَورِ رسالت بھی ہیں۔ یعنی ازل میں جب کائنات کی اعلیٰ ترین ہستیوں کو منصبِ نبوّت سے سرفراز فرمانے کا سلسلہ شروع ہوا تو ربّ العزّت نے سب سے پہلے یہ اِعزاز اپنے محبوبِ کریم ﷺ کو عطا فرمایا، باقی حضرات کو بعد میں نُبوّت عطا ہوئی، یوں آپ ﷺ فاتحِ بابِ نُبوّت (نبوّت کا دروازہ کھولنے والے) ہیں...[1] اور دُنیا میں انبیاءِ کرام کو مبعوث کرنے کے حوالے سے ربِّ ذوالجلال نے ہمارے آقا کریم ﷺ کو سب سے آخر میں بھیج کر ختمِ نبوّت کا تاج آپ کے سر پر سجایا، یوں آپ خاتَمِ دورِ رسالت (رسولوں کا سلسلہ ختم کرنے والے آخری نبی) ہیں۔ امامِ اہلِ سنّت نے مشہورِ زمانہ سلام میں خوب کہا:

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حدّ دُرود ختمِ دَورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

خاتم النبیین ہونا کتنا بڑا اعزاز ہے! یہ سمجھنے کے لیے اِس بات پر غور کیجیے کہ پہلے تشریف لانے والے انبیائے کرام علیہم السلام کا حکم ایک مخصوص علاقے یا قبیلے کے افراد پر چلتا تھا اور اُن کی شریعتوں کا وقت بھی محدود تھا، نیا رسول تشریف لاتا تو اِس کی پیروی کا حکم ہوتا اور پچھلی شریعت موقوف ہو جاتی... مگر یہ تاج دارِ ختمِ نبوّت ﷺ کا اِعزاز ہے کہ آپ کا حکم ساری کائنات پر چلتا ہے اور قیامت تک چلتا رہے گا، جس چیز کو آپ نے حلال کیا قیامت تک کوئی بھی اُسے حرام نہیں کر سکتا اور جس شے سے آپ نے روک دیا قیامت تک کوئی بھی اُس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اب قیامت تک ربِّ ذوالجلال کی تمام نعمتیں آپ ہی کے دستِ کرم سے تقسیم ہوں گی اور ہر عزت و کرامت آپ ہی کے قدموں سے وابستہ رہے گی۔

ارشادِ ربّانی ہے: وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَهُمۡ وَمِنۡكَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰهِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ--- ”اور اے حبیب! یاد کیجیے جب ہم نے (عموماً) تمام انبیا سے اور (خصوصاً) آپ سے اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے وعدہ لیا۔“ (رسولِ کریم ﷺ کا تذکرہ آدمِ ثانی سیدنا نوح سمیت دیگر تمام نبیوں علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ سے پہلے ہے) [الاحزاب 07:33]

حضور سیدِ عالَم ﷺ اِس آیتِ کریمہ کی تلاوت کرتے تو فرماتے: بُدِئَ بِیۡ فِی الۡخَیۡرِ وَ کُنۡتُ آخِرَهُمۡ فِی الۡبَعۡثِ۔ یعنی پیدائش اور نُبوّت دیے جانے میں مَیں سب سے پہلا ہوں اور دُنیا کے اندر بھیجے جانے میں سب سے آخری ہوں۔“[2]

(رواہ ابنُ أبی شیبۃ فی مصنَّفہٖ مرسلًا عن قتادۃ، رقم الحدیث: 31753، دار الکتب العلمیۃ)

---

[1] ملاحظہ کیجیے: الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب خصوصیۃِ النبیِّ ﷺ بکونہٖ أوّلَ النبیین فی الخلقِ وتقدُّمِ نبوتہٖ واخذِ المیثاقِ علیہ۔

[2] عَنۡ أَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ فِیۡ قَوۡلِهٖ تَعَالٰی: {وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَهُمۡ}، قَالَ: کُنۡتُ أَوَّلَ النَّبِیِّیۡنَ فِی الۡخَلۡقِ وَآخِرَهُمۡ فِی الۡبَعۡثِ۔ (دلائل النبوّۃ لأبی نعیم، ص: 42، رقم الحدیث: 3، دار إحیاء التراث العربی)

شبِ معراج مسجدِ اقصیٰ میں انبیائے کرام علیہم السلام نے خطابات فرمائے، پھر امام الانبیا ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا:

⇐ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَكَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَأَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْقَانَ فِیْهِ بَیَانٌ لِّكُلِّ شَیْءٍ۔

یعنی "سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے تمام جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور سب کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈر سنانے والا رسول بنایا... اور اُس نے مجھ پر قرآن نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔"

⇐ وَجَعَلَ أُمَّتِیْ خَیْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ أُمَّتِیْ وَسَطًا وَجَعَلَ أُمَّتِیْ هُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَهُمُ الْآخِرُوْنَ۔ یعنی "اللہ کریم نے میری اُمّت کو تمام اُمّتوں سے افضل اور عادل اُمّت بنایا اور اُس نے میری اُمّت کو زمانے میں مؤخّر اور رُتبے میں مقدّم کیا۔"

⇐ وَشَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ وَوَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَرَفَعَ لِیْ ذِكْرِیْ، وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا۔ "اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میرا سینہ کھول دیا، مجھ سے میرا بوجھ اُتار دیا، میرے لیے میرا ذکر بلند کیا اور مجھے بابِ رسالت کو کھولنے والا اور سلسلۂ نبوّت کو ختم کرنے والا بنایا۔"

اِس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: بِهٰذَا فَضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ۔ اِسی لیے پیارے محمد ﷺ تم سب سے افضل ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ج:2، ص:397 تا 401۔ مسند البزّار، ج:17/8، رقم:9518۔ تفاسیر طبری وابن ابی حاتم وابن کثیر، زیرِ آیتِ اُولیٰ از بنی اسرائیل)

یومِ تحفّظِ ختمِ نبوّت: آج کے خطبہ میں نبیِ کریم ﷺ کے اِس خاصہ کا چناؤ اِس لیے کیا گیا ہے کہ پرسوں، بروز اتوار یومِ تحفّظِ ختمِ نبوّت ہے۔ پاکستانی قانون ساز اداروں (قومی اسمبلی اور سینٹ) نے طویل غور وخوض اور تمام قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد 1974ء میں سات ستمبر کو ہی اتفاقِ رائے کے ساتھ یہ پاس کیا تھا کہ عقیدۂ ختمِ نبوّت پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کرنے والے دجّال مرزا قادیانی لعنتی کو ماننے والے تمام لوگ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور اُنھیں دھوکا دیتے ہوئے خود کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق نہیں۔

الحمدللہ پاکستان کے آئین کے مطابق قادیانی کافر ہیں اور قانونی طور پر اُنھیں نہ تو خود کو مسلمان کہنے کی اجازت ہے، نہ ہی وہ اپنے مذہب کی دعوت دے سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے مذہب کے لیے اسلامی شعائر واصطلاحات استعمال کر سکتے ہیں۔

دَورِ حاضر کے تمام کافروں میں قادیانی بدترین ہیں؛ کیونکہ باقی سب کافر اپنے مذہب کے بارے میں دھوکا نہیں دیتے، وہ کافر ہیں تو خود کو کافر ہی کہتے ہیں، خود کو مسلمان ظاہر نہیں کرتے... جب کہ قادیانی دجّال کافر بھی ہیں اور اپنے کفر کو اسلام کا نام دے کر مسلمانوں سمیت پوری دُنیا کو دھوکا بھی دیتے ہیں۔

اِس وقت سرکاری سطح پر 1500 سالہ جشنِ ولادتِ مصطفیٰ کریم ﷺ جوش وخروش سے منایا جارہا ہے اور قومی وصوبائی تقریبات کا سلسلہ جاری ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اِن تقریبات کو بامقصد بناتے ہوئے اِن میں سیرتِ طیّبہ کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختمِ نبوّت سے متعلق آگاہی کو بھی فروغ دیا جائے؛ تاکہ عوام اور قومی اداروں کے ذمّہ داران.. سبھی عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفّظ کے لیے بیدار رہیں اور قانون پر عمل درآمد کرتے ہوئے قادیانیوں کو اپنا شر پھیلانے سے روکیں۔

خاصہ مصطفیٰ ﷺ... جہان بھر میں ولادت کی دھوم

نبیِ کریم ﷺ کے بے شمار خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کی ولادت کے وقت چہار دانگِ عالَم میں دھوم تھی اور ساری مخلوق اپنے اپنے انداز میں یہ کہہ رہی تھی:

مبارک ہو وہ شہ پردہ سے باہَر آنے والا ہے　　گدائی کو زمانہ جس کے دَر پر آنے والا ہے

شبِ ولادت زمین و آسمان میں ظاہر ہونے والی نشانیاں بتاتی تھیں کہ یہ خاتم الانبیا ﷺ کے میلاد کی رات ہے۔ خود سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں نور کے جلوے گواہی دے رہے تھے کہ آنے والا محبوبِ کبریا ہے، صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم۔

وقتِ ولادت نشانیوں کا ظہور: خطبہ کے آغاز میں مذکور آیتِ کریمہ اور متعدد احادیثِ طیّبات سے معلوم ہوتا ہے کہ خالقِ کائنات نے گزشتہ آسمانی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف و خصائل بھی ذکر فرمائے تھے، سرورِ عالَم ﷺ کی جائے ولادت و مقامِ ہجرت کی تفصیل بھی بیان فرمائی تھی اور میلادِ مبارک کے موقع پر ظاہر ہونے والی نشانیوں کو بھی واضح فرمایا تھا۔

اِس حوالے سے ایک ایمان افروز روایت اُمّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی منقول ہے، آپ نے فرمایا: مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ایک یہودی تاجر رہتا تھا (جس نے آسمانی کتابوں میں ولادتِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی نشانیاں پڑھ رکھی تھیں)، میلادِ پاک والی رات کو اُس نے سیدِ عالَم ﷺ کے قبیلہ "قُریش" والوں سے پوچھا: یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ! هَلْ وُلِدَ فِیْکُمُ اللَّیْلَةَ مَوْلُوْدٌ؟ اے قریش! کیا آج رات تمہارے قبیلہ میں کسی بچے کی ولادت ہوئی ہے؟ اُنھوں نے کہا: قسم بخدا! ہمیں معلوم نہیں۔ وہ کہنے لگا: فَانْظُرُوْا وَاحْفَظُوْا مَا أَقُوْلُ لَکُمْ: وُلِدَ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ نَبِیُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْأَخِیْرَةِ۔ میری بات دھیان سے سننا اور یاد رکھنا! آج رات اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کی ولادت ہو چکی ہے۔ پھر اُس نے بتایا کہ آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوّت ہے۔

لوگ اُس کی باتوں سے تعجب کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور اِس بارے میں معلومات حاصل کرنے لگے، پتا چلا کہ آج سیدنا عبد المطلب کے گھر میں ایک چاند طلوع ہوا ہے، جس کا نام "محمد" ہے۔ اُنھوں نے یہودی کو بتایا۔ وہ کہنے لگا: فَاذْهَبُوْا مَعِیْ حَتّٰی أَنْظُرَ إِلَیْهِ۔ مجھے اُس بچے کے پاس لے چلو؛ تاکہ مَیں اُسے دیکھ سکوں۔

اُس نے محسنہ کائنات سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ اپنے چاند کی زیارت کروائیں! جب اُس نے آپ ﷺ کی پشتِ مبارک پر خاص قسم کے بال دیکھے، جو مُہرِ نبوّت کی نشانی تھے، تو وہ بے ہوش ہو کر گر گیا۔ ہوش آیا تو لوگوں نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کہنے لگا: ذَهَبَتْ وَاللّٰهِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ فَرُحْتُمْ بِهٖ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ! یعنی ایک عرصے سے انبیا بنی اسرائیل میں پیدا ہوتے رہے، مگر اے قریش! تاج دارِ ختمِ نبوت کو اللہ تعالیٰ نے تم (اہلِ عرب) میں پیدا فرمایا ہے۔

اُس نے مزید کہا: أَمَا وَاللهِ لَيَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرُجُ خَبَرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ یعنی قسم بخدا! اِس بچے کو ایسی شانیں عطا ہوں گی کہ مشرق و مغرب میں اِس کے چرچے ہو جائیں گے۔

(المستدرک علی الصحیحین، حدیث:4177۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ج:1، ص:109، دار الکتب العلمیہ۔ الطبقات الکبریٰ، ج:1، ص:129)

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طُرفہ دُھوم دھام
کان جدھر لگائیے! تیری ہی داستان ہے

وقتِ ولادت نور کے جلوے: سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے روایت کیا:

⇐ إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ۔ یعنی "ابھی حضرت آدم پیدائش کے مراحل میں تھے تب ہی بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے حضور لوحِ محفوظ میں مجھے خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لکھ دیا گیا تھا۔"

⇐ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِ ذٰلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسٰى قَوْمَهُ وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ۔ یعنی "مَیں تمھیں بتاتا ہوں کہ میری نُبوّت و عظمت کا اِظہار کیسے شروع ہوا، میرے جدّ امجد جناب ابراہیم نے میرے بارے میں ہی دُعا کی تھی... اور جناب عیسٰی نے اپنی قوم کو میری ہی خوش خبری سنائی تھی... اور مَیں ہی اپنی والدہ کا وہ نظّارہ ہوں جو اُنھوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ اُن سے ایک نور نکلا جس سے اُن کے لیے شام کے محلات روشن ہو گئے تھے۔" (المستدرک علی الصحیحین، حدیث:4175۔ مسند احمد، حدیث:17163۔ صحیح ابن حبان، حدیث:2979، حدیث صحیح)

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے وقت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے دولت خانے میں نور کے جلووں سے متعلق مزید بھی کئی روایات ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہوتا! جب کہ ربِّ کریم جلّ مجدہٗ نے فرمایا: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۔ یعنی "یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک عظیم الشان نور آیا اور روشن کتاب۔" [المائدۃ 15:05] جمہور مفسّرین کے نزدیک اِس آیت میں نور سے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی مراد ہے۔ (تفصیل کے لیے تبیان القرآن ملاحظہ کیجیے!)

آسمانوں اور جنّتوں میں جشن: سرورِ عالَم ﷺ کی ولادت پر فقط زمین پر ہی دھوم نہیں تھی، بلکہ آسمانوں پر بھی اُس کے چرچے تھے۔ محدثین نے نقل فرمایا: وَفَتَحَ اللهُ لِمَوْلِدِهٖ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَجَنَّاتِهٖ۔ یعنی رسولِ کریم ﷺ کی ولادت پر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھلوا دیے۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج:6، ص:330، دار إحیاء التراث العربی۔ الخصائص الکبریٰ، ج:1، ص:81)

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے کہ عرش کے چاند آ رہے ہیں	جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں
خوشی میں سب کی کھلی ہیں باچھیں رچی ہے شادی مچی ہیں دھومیں	چرند اِدھر کھلکھلا رہے ہیں پرند اُدھر چہچہا رہے ہیں
نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاوّل	سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

خاصہ مصطفیٰ ﷺ... صاحبِ کمالات بن کر ولادت

قدرت کا نظام ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو کمزور و ناتواں اور کمالات سے عاری ہوتا ہے، پھر وقت کے ساتھ ساتھ باری تعالیٰ اُسے اپنی تقدیر کے مطابق قوّت و طاقت اور ظاہری و باطنی خوبیوں سے مالا مال فرماتا ہے... مگر محسنہ کائنات سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنگن میں طُلوع ہونے والے چاند کی یہ انفرادی شان ہے کہ حضور ﷺ پیدا ہوتے ہی محبوبِ خدا بھی تھے اور افضل الخلق بھی... رحمتِ عالَم بھی تھے اور تاج دارِ ختمِ نبوّت بھی... مالکِ کونَین بھی تھے اور شافعِ اُمّت بھی۔

محبوبیّتِ خدا: محسنہ کائنات سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ بَطْنِيْ دُرْتُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا أَنَا بِهٖ سَاجِدٌ قَدْ رَفَعَ إِصْبَعَيْهِ كَالْمُتَضَرِّعِ الْمُبْتَهِلِ۔ یعنی جب رحمتِ عالم ﷺ کی ولادت ہوئی تو مَیں نے دیکھا کہ آپ سجدے کی حالت میں ہیں اور آپ نے عاجزی و انکساری کرنے والے کی طرح اپنی دو انگلیاں بلند کی ہوئی تھیں۔

(دلائل النبوّۃ لابی نعیم، ص:610، حدیث:555۔ البدایۃ والنہایۃ، ج:6، ص:331۔ السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر مولدہ ﷺ، ج:1، ص:80)

پیدا ہوتے ہی سجدہ کرنے میں اُمّت کی غم خواری بھی تھی اور یہ اِشارہ بھی تھا کہ آپ کو پیدائشی طور پر رب تعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہے؛[1] کیونکہ ارشادِ نبوی کے مطابق بندے کو رب تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب سجدے میں نصیب ہوتا ہے۔[2] سلامِ رضا میں ہے

پہلے سجدہ پہ روزِ اَزل سے دُرود
یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام

چابیوں کی عطا: سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وقتِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق فرمایا: ولادت کے بعد آسمان سے ایک سفید بادل آیا اور اُس نے حضور کو چھپالیا، آپ میرے سامنے سے غائب ہوگئے، پھر وہ حجاب دُور ہوا تو مَیں نے یہ حسین منظر دیکھا کہ حضور ایک اُونی کپڑے میں لپٹے تھے جو دُودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، نیچے سبز ریشمی بچھونا بچھا ہوا تھا۔

فرمایا: قَدْ قَبَضَ عَلٰى ثَلَاثَةِ مَفَاتِيْحَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ الْأَبْيَضِ۔ یعنی حضور کی مٹھی مبارک میں بارونق سفید موتی کی تین چابیاں تھیں اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلٰى مَفَاتِيْحِ النَّصْرِ وَمَفَاتِيْحِ الرِّيْحِ وَمَفَاتِيْحِ النُّبُوَّةِ۔ محمد عربی ﷺ نے نفع کی چابیوں، ہوا کی چابیوں اور نُبوّت کی چابیوں کو اپنی مٹھی میں لے لیا ہے۔

(دلائل النبوّۃ لأبی نعیم، ص:610، رقم الحدیث:555۔ البدایۃ والنہایۃ، ج:6، ص:331)

---

[1] وَفِيْ سُجُوْدِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَضْعِهٖ إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّ مَبْدَأَ أَمْرِهٖ عَلَى الْقُرْبِ۔ (سبل الہدٰی والرشاد، ج:1، ص:344)

[2] عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مرفوعًا: أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔ (صحیح المسلم، رقم الحدیث:482)

سلطنتِ کَونَین: سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بھی مروی ہے: پھر ایک اور بادل آیا، اُس نے حضور کو ڈھانپ لیا، آپ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، پھر وہ حجاب بھی دُور ہو گیا، مَیں نے دیکھا کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے اور کوئی مُنادِی پکار رہا ہے: بَخٍ بَخٍ! قَبَضَ مُحَمَّدٌ ﷺ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا، لَمْ يَبْقَ خَلْقٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِلَّا دَخَلَ فِيْ قَبْضَتِهٖ۔ واہ واہ! ساری دُنیا مالکِ کونَین ﷺ کی مٹھی میں آ گئی، دُنیا بھر کی تمام مخلوق آپ کے قبضے میں آ گئی۔[1]

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، ج:1، ص:82، دار الکتب العلمیۃ۔ المواہب اللدنیۃ، ج:1، ص:77، المکتبۃ التوقیفیۃ۔ فتاوی رضویہ:30/429)

قادرِ کُل کے نائبِ اکبر	کُن کے رازِ دِکھاتے یہ ہیں
اِن کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے[2]	مالکِ کل کہلاتے یہ ہیں
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ	ساری کثرت پاتے یہ ہیں

افضل الخلق: مخلوق میں سب سے اولیٰ و اعلیٰ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَات ہیں اور سرکارِ دو عالَم ﷺ کے پیدا ہوتے ہی یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ آپ تمام انبیائے کرام سے بھی بالا و والا ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ تمام مخلوق کی سرداری کا تاج اپنے سرِ انور پر سجا کر دُنیا میں جلوہ گر ہوئے ہیں۔

سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کے وقت مجھے تین افراد نظر آئے، وہ ایسے حسین و جمیل اور نورانی چہروں والے تھے کہ گویا سورج اُن کے چہروں سے طلوع ہوتا ہے، اُن میں سے ایک (خازنِ جنت سیدنا رضوان علیہ السلام) نے حضور ﷺ کو اُٹھا کر ایک ساعت کے لیے اپنے پَروں میں چھپایا اور حضور کے گوشِ اقدس (کان مبارک) میں کچھ کہا۔ مجھے باقی بات تو سمجھ نہیں آئی، تاہم اتنا مَیں نے سنا:

⇐ أَبْشِرْ يَا مُحَمَّدُ! فَمَا بَقِيَ لِنَبِيٍّ عِلْمٌ إِلَّا أُعْطِيْتَهٗ، فَأَنْتَ أَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَأَشْجَعُهُمْ قَلْبًا۔ یعنی اے محمد (ﷺ)! آپ کو بِشارت ہو! انبیا کو جتنے بھی علوم ملے تھے وہ سب کے سب آپ کو عطا کر دیے گئے ہیں، چنانچہ آپ کا علم تمام انبیا کے علم سے زیادہ ہے اور آپ کی شُجاعت سب انبیا سے بڑھ کر ہے۔

⇐ مَعَكَ مَفَاتِيْحُ النَّصْرِ وَقَدْ أُلْبِسْتَ الْخَوْفَ وَالرُّعْبَ وَلَا يَسْمَعُ أَحَدٌ بِذِكْرِكَ إِلَّا وَجِلَ فِيْ فُؤَادِهٖ وَخَافَ قَلْبُهٗ، وَإِنْ لَّمْ يَرَكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ۔ یعنی اے محبوبِ خدا! آپ کے ساتھ مدد کی چابیاں ہیں اور آپ کو خوف و رُعب کی شان عطا کی گئی ہے۔ جو بھی آپ کا نامِ نامی سنے گا اُس کا دل ڈر کر سہم جائے گا، اگرچہ اُس نے آپ کو دیکھا ہی نہ ہو۔

(اِمتاع الأسماع للمقریزی، ج:4، ص:50، دار الکتب العلمیۃ۔ الخصائص الکبریٰ، ج:1، ص:84، فتاوی رضویہ، ج:30، ص:236)

---

[1] اِن روایات سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ موتی کی چابیوں یا ریشم کے کپڑے کو ہاتھ میں پکڑنے سے ہر چیز پر قبضہ کیسے ہو گیا؟ یہ چیزیں علامتی طور پر دی گئیں۔ جیسے آرمی چیف کو علامتی طور پر چھوٹی سی چھڑی دے کر کہا جاتا ہے: ''کمان اُس کے حوالے کر دی گئی'' اور یوں تمام اختیارات منتقل ہو جاتے ہیں۔

[2] دُنیا و آخرت میں رسول اللہ ﷺ کو جہان بھر کے خزانوں کی چابیاں عطا ہونے سے متعلق احادیث ملاحظہ کیجیے: فتاوی رضویہ، ج:30، ص:426 تا 435

حرفِ آخر: ذکرِ خصائصِ مصطفیٰ... منشائے ربِّ اعلیٰ

خالقِ کائنات جلّ مجدہٗ نے اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کو پیکرِ حُسن و جمال بھی بنایا، صاحبِ جُود و نَوال بھی کیا اور مالکِ اوصافِ کمال بھی فرمایا۔ آپ ﷺ کارخانۂ قدرت کا شاہکار بھی ہیں اور مالکِ لم یزل کے رازدار بھی ہیں۔

امامِ اہلِ سنّت، کشتۂ عشق و محبّت، پیکرِ علم و حکمت، اعلیٰ حضرت محدّثِ بریلی علیہ الرحمہ نے خوب کہا:

خِلق تمہاری جمیل، خُلق تمہارا جلیل
خَلق تمہاری گدا، تم پہ کروڑوں دُرود

ربِّ ذوالجلال کو پسند ہے کہ اُس کے بندے اُس کے محبوبِ باکمال ﷺ کے اوصاف و خصائص کا چرچا کریں، جبھی تو اُس نے آپ ﷺ کی دُنیا میں جلوہ گری سے پہلے ہی آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے ذریعے آپ کے مَحامد و مکارِم بیان فرمائے، حتّٰی کہ گزشتہ اُمتوں کے علما خاتم النبیین ﷺ کے اوصاف اور سراپا اقدس کو خوب اچھی طرح جانتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے مَولَی المسلمین سیدنا علی مرتضٰی کرّم اللہ تعالٰی وجہہٗ کو یمن کی طرف بھیجا، آپ وہاں ایک دن لوگوں سے خطاب کر رہے تھے، قریب ہی ایک یہودی عالم کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ میں کوئی کتاب پکڑے اُسے دیکھ رہا تھا۔ آپ پر نظر پڑی تو کہنے لگا: صِفْ لَنَا أَبَا الْقَاسِمِ۔ ہمیں ابو القاسم (ﷺ) کے اوصاف بتایئے! سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سرورِ عالم ﷺ کا حُسن و جمال بیان کیا۔ جب آپ خاموش ہوئے تو وہ خود اپنی کتاب سے ہمارے آقا کریم ﷺ کا سراپا بیان کرنے لگا کہ اُن کی چشمانِ اقدس ایسی ہیں، ریش مبارک ایسی ہے، دہنِ پاک و گوشِ عالی و قار ایسے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: هٰذِهٖ وَاللّٰهِ صِفَتُهٗ۔ قسم بخدا! آپ ﷺ کا سراپا یہی ہے۔ وہ کہنے لگا: فَإِنِّيْ أَجِدُ هٰذِهِ الصِّفَةَ فِيْ سِفْرِ آبَائِيْ۔ یعنی ہمارے ہاں نسل در نسل یہ کتاب منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے، اِس میں اُن کا یہ سراپا موجود ہے۔ اُس نے اپنی کتاب سے یہ بھی بیان کیا کہ آپ کی ولادت حَرَم (مکّہ مکرمہ) میں ہو گی اور ہجرت کر کے دوسری جگہ (مدینہ منوّرہ) تشریف لے جائیں گے اور اُسے بھی حرم بنا دیں گے، وہاں کے انصار کا تعلق فلاں خاندان سے ہو گا۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: هُوَ هُوَ، وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ ہمارے آقا وہی ہیں اور وہ رسول اللہ ہیں ﷺ۔

وہ یہودی عالم کہنے لگا: فَإِنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ، وَأَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، فَعَلٰى ذٰلِكَ أَحْيَا وَعَلَيْهِ أَمُوْتُ وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ یقیناً مَیں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں، وہ تمام انسانوں کی طرف اللہ تعالٰی کے رسول ہیں، مَیں اِسی عقیدے پر زندہ ہوں، اِسی پر مروں گا اور اِن شاء اللہ تعالٰی اِسی عقیدے پر میرا حشر ہو گا۔

(البدایۃ والنہایۃ، ج:6، ص:18، 19، دار احیاء التراث۔ الطبقات الکبریٰ، ج:1، ص:316، دار الکتب العلمیۃ۔ تاریخ مدینۃ دمشق، ج:3، ص:250)

1500 سالہ جشنِ ولادت مناتے ہوئے ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے کہ پہلی اُمتیں ہمارے آقا کریم ﷺ کے حوالے سے اِس قدر معلومات رکھتی تھیں، کیا ہم نے بھی کسی سُنّی عالِم کی کتاب سے سرکارِ دوعالَم ﷺ کے اوصافِ کمال اور حُسن و جمال کا تذکرہ پڑھ کر اپنے دلوں میں آباد کیا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہوا تو ہم دوہرے مجرم ہیں... ایک جُرم تو یہ کہ خود نہیں سیکھا اور دوسرا یہ کہ سیدِ عالَم ﷺ کے خصائصِ کریمہ سے متعلق معلومات کو نئی نسل تک منتقل نہیں کیا۔

محبّتِ رسول ﷺ میں اِضافہ کی تمنّا لیے آخری دو خطبات میں سرکارِ دوجہاں ﷺ کے چھ خصائص کا تذکرہ ہوا ہے۔ خلاصہ یہ کہ:

1) باری تعالیٰ نے ہمارے آقا کریم ﷺ کے سرِ انور پر "لَوْلَاک" کا تاج سجایا ہے۔ تمام مخلوق کو سرورِ عالَم ﷺ کے طفیل پیدا فرمایا ہے؛ تاکہ اُنھیں پتا چلے کہ بارگاہِ ربّ العزت میں آپ ﷺ کو کیسی بے پناہ عزت و وجاہت حاصل ہے۔

2) ربِّ کریم نے سرکارِ دوعالَم ﷺ کے اُصول کو بھی شرک و کفر سے محفوظ رکھا اور فروع کو بھی طہارت سے خاص حصہ عطا فرمایا۔ حضور اقدس کا نور ہمیشہ پاکیزہ لوگوں میں رہا، آپ ﷺ کے آباء و اجداد اور اُمّہات و جدّات میں کوئی بھی کفر و شرک کی نَجاست سے آلودہ نہیں ہوا اور آپ کے اہلِ بیت علیہم الرضوان کو طہارت سے نوازنے کا اعلان بھی قرآنِ حکیم میں موجود ہے۔

3) ماہِ مدینہ ﷺ ابھی دُنیا میں تشریف نہیں لائے تھے کہ چہار دانگِ عالَم میں آپ کے اوصاف و کمالات کے چرچے تھے۔

4) آمنہ کے چاند ﷺ فاتحِ بابِ نُبوّت اور خاتَمِ دَورِ رِسالت ہیں۔ یعنی ربّ العزت نے سب سے پہلے آپ کو پیدا کیا اور منصبِ نبوّت سے سرفراز فرمایا اور جب دُنیا میں انبیائے کرام کو پیدا فرمانے کا سلسلہ شروع ہوا تو ربِّ ذوالجلال نے آپ کو سب سے آخر میں بھیج کر ختمِ نبوّت کا تاج آپ کے سر پر سجایا۔

5) سرورِ سروراں ﷺ کی ولادت پر زمین و آسمان میں دھوم تھی اور ساری مخلوق اپنے اپنے انداز میں اِظہارِ فرحت و مسرّت کر رہی تھی۔

6) یہ بھی حضورِ اقدس ﷺ کا منفرد اعزاز ہے کہ آپ پیدا ہوتے ہی محبوبِ خدا بھی تھے اور افضل الخلق بھی... رحمتِ عالَم بھی تھے اور تاج دارِ ختمِ نبوّت بھی... مالکِ کونَین بھی تھے اور شافعِ اُمّت بھی۔

شرعی مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی رِضا کے لیے محفلِ میلاد سجا کر رسول اللہ ﷺ کی نعتیں پڑھنا اور آپ کے فضائل و مناقب بیان کرنا ثواب کا کام ہے اور بے شمار برکتوں کا ذریعہ ہے۔ خواتین محفل کا انعقاد کریں تو بھی یہی حکم ہے، تاہم اِس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ اُن کی آواز نامَحرم مَردوں تک نہ جائے۔ اگر نامحرموں تک آواز جائے تو ثواب کے بجائے گناہ ہوگا۔[1] اِسی طرح محفل کی دعوت و تشہیر کے لیے فلیکسز پر خواتین کی تصاویر لگانا بھی فتنہ کا سبب اور سخت گناہ ہے۔

---

[1] دیکھیے: فتاوٰی رضویہ، ج:22، ص:240، 242، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کے طفیل ہم سب کی بخشش و مغفرت فرمائے! 1500 سالہ جشنِ ولادت کے پُر مسرّت موقع پر ہمیں محبتِ رسولِ کریم ﷺ میں اِضافہ کی خیرات سے نوازے! اور سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کر کے اُس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے!

قادرِ مطلق اہلِ غزّہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے اور اسرائیل اور اُس کے اتّحادیوں کو نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو سیلاب سمیت تمام زمینی و آسمانی آفات سے محفوظ فرمائے اور مشکلات کا شکار جملہ مسلمانوں کی خاص مدد فرمائے۔ خالقِ کریم وطنِ عزیز کے تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!